وحدت اسلامی کی تشکیل وتربیت انسانی میں حج کا کردار

مفتی محمد ارشد فاروقی
جامعہ امام انور، دیوبند

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتّقین والصلٰوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اله الطّیبین الطاھرین وازواجه واصحابه الھاد بین المھدیین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔

فدائیت کا جذبہ حج کے ایام شروع ہوتے فراوان ہوتا ہے۔ یہ کلمہ کانوں میں رس گھولتا ہے ، دماغ کو روشن کرتا ہے، دل کو یقین سے بھرتا ہے، اعضاء وجوارح کو تابعداری کے لئے تیار کرتا ہے، انفرادیت کو اجتماعیت میں تبدیل کرتا ہے، علاقائیت کو عالمیت عطا کرتا ہے، قوت وتوانائی کے حصول کا درس دیتا ہے، اپنے جلو میں لئے دستور حفظان حقوق انسانی کی تنفیذ کا مطالعہ کرتا ہے، مومن کو پر امن رہنے اور امن قائم کرنے کی تلقین کرتا ہے، سارے عالم کے نظام کو بیت اللہ الحرام کے نظام کے گرد گھومنے کا مطالبہ اس یقین سے کرتا ہے کہ پر امن عالم کی یہی شاہ کلید ہے'' **واذاجلعلنا البیت مثابة لّلنّاس وامنا** " (سورہ بقرہ ۱۲۵)

حج کے وقیع اور جلی موضوع پر دو روزہ عظیم عالمی کانفرنس کے انعقاد پر ہم رب جلیل ومتعال کے شکر گزار اور سفارت خانہ ایران وحج کمیٹی کے قدرداں ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حج کے حقیقی ثمرات عالم انسانی پر مرتب فرمانے کے لئے امت واحدہ کو توفیق بخشے **وما توفیقی الاّ باللّٰہ**

بندگی ومحبت کی معراج یعنی حج:

دلکش منظر: عاشقان پاک طینت الوہیت کا اقرار لاالہ پڑھ کر کرتے ہی گرویدۂ الہ ہوجاتے ہیں، یہ اقرار عبدیت ان کی پوری حیات کو اپنے جلو میں لئے ہوئے ہوتا ہے، (یعنی حکم اور صرف رب سبحانی کے فرامین کی روشنی میں ہمہ وقت معترف رہتے ہیں، اور ان الحکم الاللّٰہ آرڈر تو بس اللہ ہی کا ہے)کے ہر آن معترف رہتے ہیں۔ جب وہ اظہار عبدیت پنج وقتہ نمازوں میں کرتے ہیں تو پابند حکم الہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔کبھی ہاتھ اٹھا کر تمام احکام غیر کی نفی کرتے ہیں، اعلان کبریائی

کرتے ہیں، سیدھے کھڑے رہتے ہیں، تعریف وثنا خوانی بڑے خوش الحانی سے کرتے ہیں، عبادت صرف رب کائنات ہی کی کرنے کا عہد و پیمان کرتے ہیں، مدد ونصرت کے لئے اسی کو کافی مانتے ہے، پھر اعلان برتری اسی کی کرتے ہوئے جھکے جھکے، عظمت کا چپکے چپکے اقرار کرتے ہیں، اور اسی راز ونیاز کی مناجات سننے کا یقین رکھتے ہیں۔ بے کلی اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب ہم جبین نیاز جھکاتے ہیں، چہرہ وبنی پیشانی خاک آلود کرتے ہیں، سجدہ ریز ہوکر اعلان کبریائی وبرتری کرتے ہیں، رحمٰن کے قدموں میں پڑجاتے ہیں، اور قرب ونزدیکی کے وہ مقامات ڈھونڈ تے ہیں جن کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ اس اثنا میں کھانا پینا حرام، بات چیت ممنوع، کسی اور کا خیال مذموم، اس کا التزام روزانہ پانچ اوقات میں پابند عہد ووفا کرتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ پسندیدہ مال راہ خدا میں خرچ کریں تو وہ دولت کا متعینہ ومطلوبہ حصہ لٹانے لگتے ہیں۔ جب ان عاشقان اخوان صفا کو بتایا جاتا ہے کہ پورے دن کے لئے حلال وطیب پاکیزہ کھانہ، کھانا بند کردیں، ٹھنڈا پانی پینا روک دیں، خوبصورت بیوی کو دور رکھیں، تو پورے مہینے کا روزہ رکھ کر سوز عشق ومحبت الٰہی میں گنا درگنا اضافہ کرتے ہیں۔

اعتکاف: ان ہی عاشقوں پاکبازوں میں سے ایک گروہ کا سوز دروں جب سوا ہوتا ہے تو وہ پروانوں کی طرح متوالے محلّہ وشہر کے خانۂ محبوب (مسجد) میں آکر پڑجاتے ہیں، اور جائزہ وانعام لینے وسیع میدان میں جمع ہوتے ہیں۔

حج: جب ان عاشقوں کی بے قراری بڑھتی ہے، سوز وعشق جواں ہوتا ہے تو دنیا کے کونے کونے سے رب حبیب کی دعوت ''واذّن فی النّاس بالحج'' پر اپنے گھروں، شہروں اورملکوں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ سب جواں بوڑھے ایک بے سلے ہوئے لباس میں ملبوس کشاں کشاں اللہ کے گھر کی طرف روا ں دواں کاروان امن اپنے سفید لباس سے اعلان امن، اعلان مساوات، اعلان فدائیت اعلان عبدیت وخودسپردگی کرتے ہوئے درجاناں پہ پڑجاتا ہے جذبہ فدائیت کے ساتھ۔

طواف ورمل: جذبۂ فدائیت ومحبوبیت کے غلبہ کا اظہار بندہ خانہ محبوب کے طواف سے کرتا ہے۔ ابتدائی اشواط میں قوت مدافعت کا مظاہرہ رمل کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ بندہ امن کی راہ روکنے فساد ودہشت گردی پھیلانے والوں کوچلینج کرتا ہے (کاش! یہ مظاہر محض علامتی نہیں حقیقت

بنتے)

تقرب رحمٰن: دیوانہ وار فرزانگی کے جلو میں خانۂ محبوب کے چکر کاٹنے کے بعد مقام ابراہیم پہ آکر سجدوں میں سکون اور قرب رحمٰن تلاش کرتا ہے۔

ترویہ: یہ کاروان امن بے قراری وقراری کی ملی جلی کیفیت سے متصف دنیا کی پیاس بجھانے کے عزم کے ساتھ ''یوم ترویہ'' میں کوچ کرتا ہے۔ اس کارواں میں ہر مستطیع گھرم ہر در، ہر محل کے لوگ شامل ہیں، نگاہیں نیچی ہیں، آوازیں پست ہیں، صرف ایک ہی نغمہ سنائی دیتا ہے۔ لبیک اللھم لبیک

منیٰ وعرفات: دماغ فکر، قلب یاد، زباں ذکر خدا میں مشغول لبوں پہ مسکراہٹیں سجائے، سلیقے سے قرینے سے آگے بڑھے جارہے ہیں، یہ کہاں جارہے ہیں؟ یہ کہکشاں کی کہکشاں، یہ کارواں کا کرواں کہاں جارہا ہے؟ دیکھئے یہ بڑھا جارہا ہے اور نغمۂ حاضری لبیک اللھم لبیک گنگنائے جارہا ہے، یہ کارواں شہر سے باہر نکل گیا، منیٰ ہوتے ہوئے آسمان کے نیچے زمین پر خیمہ زن ہوگیا، جانے پہچانے میدان عرفات میں معرفت میں اضافہ کررہا ہے، کالے بھی ہیں، گورے بھی ہیں، مرد بھی ہیں، عورتیں بھی، امیر بھی، غریب بھی، شاہ بھی، گدا بھی، حاکم بھی، محکوم بھی، یہ تسبیح کے دانے توحید کے دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں۔ یہ کارواں ایک گھر، ایک محلے، ایک شہر، ایک ملک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام (بہ شمول غیر اسلامی ممالک کی مسلم آبادیوں) کا ہے جس کی تعداد تیس لاکھ سے متجاوز ہے۔ یہ نمائندہ ہے ڈیڑھ ارب سے زائد دعوت امن پسند امن کی پیام بر مسلم آبادی کا۔ یہ کاروان امن ہے۔ عرفات کے میدان سے پانچ ارب غیر مسلم انسانوں کو وحدانیت، رسالت، ایمان برآخرت کی دعوت دے رہا ہے۔ مساوات وبرابری کی دعوت دے رہا ہے، عدل وانصاف کی دعوت دے رہا ہے، دنیا کو دعوت امن دے رہا ہے۔

مزدلفہ: یہ کارواں امن دنیا میں امن کے لئے خود بے چین ہے اور حکم رب کا تابعدار ہے، اس نے سورج ڈوبتے ہی زندگی بھر نماز مغرب ادا کی اور کرے گا، لیکن عرفات کے افق پہ سورج غروب ہوتے دیکھ رہا ہے، دل کی آواز مغرب مغرب لیکن دماغ کا فرمان، فرمان رب کی تابعداری کا اعلان کررہا ہے، چلو چلو کوچ کرو، مغرب کا معتادوقت آج وقت موقت نہیں، وقت وہ ہے جو رب کہے مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع ہے آج۔

رمی جمرات: یہ کارواں ذی وقار نفس امارہ پہ قابو پانے، لوامہ سے آگے بڑھنے، سند مطمئنہ لینے اور داخلی عدو کی اپنے تئیں مسماری کے بعد طاعت ونیکی، عبدیت وغلامی کے نیک جذبات سے بھرپور زندگی کی تباہی کے محرک خارجی دشمن شیطانوں کو سنگ سار کرنے اس نیت وارادہ سے نکلتا ہے کہ ''رمی جمرات'' کے ساتھ وہ ہر طاغوت کو پاش پاش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

ایٹمی اثر: یہ کنکریاں ظاہر وباطن یکساں معنویت رکھتی ہیں۔ یہ ایٹم ہیں، ایٹمی اثرات رکھتی ہیں، اسی ایٹمی توانائی کا حصول طواغیت عالم فراعنہ دوراں کے خاتمہ کے لئے اس کاروان عمل کے لئے لابدی ہے۔

قربانی: کارواں امن قربانیوں کے مراحل طے کرتا ہوا اس جذبے سے آشنا ہوجاتا ہے کہ حکم رب ملتے ہی اپنی جان کا نذرانہ پیش کردے، پرحکم رب کے احترام میں چوپایہ کی گردن پر چھری پھیرتا ہے اور انّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین کی حقیقت تک رسائی کی سعی کرتا ہے۔

طواف وداع: یہ کاروان عہد ووفا ایک بار پھر در جاناں پہ حاضری دیتا ہے، اور نہ چاہتے ہوئے بھی یہ عہد لئے رخصت ہوتا ہے کہ یہ مشن ہے، اسے پورے عالم میں جاری رکھنا ہے، اس امن وسلامتی کے پیام کو عام کرنا ہے اور جس طرح اس بیت عتیق بیت اللہ کے گرد گھومتا رہا اسی طرح پورے عالم کی زندگی کو اس کے رب کے حکم وکلام الٰہی کے گرد گھومنے کا پیغام دینا ہے۔

زیارت شہر رسولؐ: یہ قافلہ حق شناس دربار نبوی میں حاضری کے آداب ادب واحترام کے ساتھ بجالانے کی کوشش کررہا ہے، نذرانہ درود وسلام دل کی گہرائیوں، دماغ کی پنہائیوں جسم، کے روئیں روئیں سے بہ چشم الصلاۃ و السلام علیک یا رسولؐ اللہ پیش کرنے کی سعادت من زرا قبری وجبت لہ شفاعتی'' بربنائے بشارت حاصل کررہا ہے۔

سلام بر آل واصحاب: دائرہ صلاۃ وسلام میں توسیع ہورہی ہے، آل اطہار، امہات مومنین، بنات طیبات وخلفائے برحق، بالخصوص آپؐ کے قدموں پر پڑے شیخین پر اور تمام صحابہ وصحابیات اجمعین پر نزول رحمت حق کی دعا کررہا ہے۔ یہ کارواں اور بنیان مرصوص بن کر قافلہ خیر وشر

کے قافلوں پر قابو پانے، وحدانیت کا ڈنکا بجانے اورانسانیت کے کام آنے کے لئے عالم میں پھیل رہا ہے۔

حج کا فلسفہ اور اس کی معنویت وافادیت:

حج کے اندر گہری معنویت پنہاں ہے،حج کا ہر عمل حقیقت ومعنویت کا عکاس ہے، فلسفہ حج اسلام کی عظمت کا پتہ دیتا ہے اور شریعت مصطفیٰ کی حقانیت بتاتا ہے۔ فلسفہ حج کے چند نمایاں پہلو یہ ہیں:

۱۔ وحدت واتحاد امت: حج کے بابرکت سفر کے لئے جمع ہونے والا یہ بڑا مجمع وحدت واتحاد امت کی واضح علامت ہے، یہ سنت اللہ سیدنا آدمؑ سے خاتمؐ تک جاری رہ کر تاقیامت جاری رہنے کا پیغام دیتی ہے وانّ ھذہٖ امّتکم امّۃ واحدۃ وانا ربّکم فاتّقون(سورہ مومنون ۵۲) اور ''انّ ھذہ امّتکم امّۃ واحدہ وانا ربّکم فاعبدون (سورہ انبیاء ۹۲)

تاریخ کے تمام ادوار میں تمام انبیاء کرام اسی امت واحدہ اسلام سے خود کو منسوب کرتے رہے ہیں۔

اجابت ۔دعوت: امت اسلام دوطبقوں میں یوں منقسم ہے کہ ایک طبقہ بعثت نبیؐ سے پہلے تو دوسرا تاقیامت۔ البتہ دونوں میں یہ فرق رہا کہ پہلے انبیاء کی پیغام رسانی کے لئے اقوام ومقامات محدود ہوتے،کوئی تو صرف اپنی برادری اور کنبے تک محدود ہوتا۔قرآن سرگذشت بیان کرتے ہوئے نوح علیہ السلام وعلی نبینا سے شعیب علیہ السلام وصالح علیہ السلام کے دعوتی مخاطب ''یا قوم'' نقل کیا ہے۔

عالمیت : رسول اکرم نبی معظم، انسان مفخم اقوام ومقامات وبلدان کے دائرے سے بے نیاز ہوکر رہتی دنیا تک کی انسانیت کے رہنما وہادی برحق قرار پائے اورلب ولہجہ بدلا قرآن نے یاایھا الانسان '' کہا۔یعنی اب پوری انسانی برادری محمد عربیؐ کی رسالت پر ایمان لانے کی پابند ہوگئی، آپؐ کی ذات بابرکات پر قصر نبوت ورسالت کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ زبان نبوت پر کلام جاری ہوا۔''لانبی بعدی''

اب انسانوں کے تمام قبیلے و کنبے کالے گورے رنگ بہ رنگ زبان بولنے والے، ایشین، افریقین، امریکن، یوروپین رسولؐ عربی کے امتی ہیں۔ آپؐ کی اتباع واقتداءؐ کی شریعت کے مطابق نظام زندگی ڈھالنا سب پر فرض ہے، جو لبیک کہے اس دعوت رسالت پر اس کی ذمہ داری بنتی ہے امت اسلامیہ کی تشکیل کی۔ ہر مسلم تابعدار مومن یقین دار امت اسلامیہ کا رکن رکین ہے۔ اس شعور، اس شیوہ کو اپنا ئے بغیر دعوی اسلام بے معنی و بے روح ہے! حج کا اہم پیغام وحدت امت ہے۔ (الاسلام،سعید خوی)

۲۔عبدیت معبود واحد: خدائے واحد کی بندگی ایک ہی معبود کی عبادت کا مظہر ہے۔ حج۔ شریعت ہمیں انسانی تخلیق کا مقصد ہی عبادت بتاتی ہے وماخلقت الجن والانس الالیعبدون (سورہ ذاریات ۵۶)عبادتی زندگی ومقصد کا اظہار ضروری ہے۔ نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج عبودیت کے وجود کی علامتیں ہیں، اللہ حق مجدہ کے حوالے کردینے کا سب سے زیادہ مظاہرہ مناسک حج میں ہوتا ہے ، یہ طواف ،عرفات میں قیام، صفاومروہ کی سعی،حلق وقصر اور رمی جمرات سارے کے سارے مناسک سراپا اعلان خودسپردگی اور اظہار بندگی ہیں۔

چاہے انسان قوت وتوانائی سے بھرپور،علم ومعرفت سےمعمور عہدہ ومنصب کے اعلیٰ مراتب پر فائق ہی کیوں نہ ہو، اس مقام فروتنی میں آکر چھوٹے بڑے، شاہ وگدا سب برابر اورسب محتاج خدا ہیں۔

۳۔ اسلامی اخوت: کارروان حج پر نگاہ ڈالنے والا بہ خوبی محسوس کرتا ہے کہ ڈھیر سارے لوگوں کو کسی ایک نسبت نے جوڑ رکھا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو سالہا سال سے جانتے پہچانتے ہیں۔منظر قابل رشک ہے۔ ہندوستانی مسلم عربی کی مدد کے لئے بڑھ رہا ہے، پاکستانی آگے توافریقی پیچھے، ترکی اور یورپین ہر ایک دوسرے کے تعاون کے لئے تیار، کوئی راستہ دے رہاہے، کوئی پانی پلا رہا ہے، کوئی پوچھ رہا ہے آپ کہاں سے آئے جیسے ایک دوسرے سے متعارف ہوں۔ یہ قابل تعجب بھی نہیں ! ان کے رشتے ایک دوسرے سے بہت گہرے ہیں، انہوں نے ایمانی رشتہ قبول کیا اور طریقۂ ربانی اپنایااور وہ عقیدہ ایمانی سے جڑ گئے۔ زبان حال کہہ رہی ہم وہ امت محمدیہ ہیں کہ ایک عضو بیمار ہوتو سارا جسم تکلیف محسوس کرے۔ اس طرح اخوت کے مظاہر کا

جامع ہے حج ! یہ دینی بھائی ہیں ''انما المومنون اخوہ'' (سورہ حجرات ۱۵)

۴۔ سالانہ عظیم اسلامی کانفرنس: حج ایک ایسی عظیم سالانہ اسلامی کانفرنس ہے جس کی تاریخ انعقاد میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی، ہر سال نویں ذی الحجہ کو حجاج میدان عرفات میں بدون تاخیر وتقدیم جمع ہوجاتے ہیں، حج تو قیام عرفہ ہی کا نام ہے ''الحج عرفہ'' اس سالانہ کانفرنس میں بڑے علماء، بلند پایہ عارفین، شاہان صدورممالک، وزراء، اغنیاء، فقراء سب ہی شریک ہوتے ہیں، یہ کانفرنس دنیا کی تمام کانفرنسوں سے جدا گانہ ہے۔ یہ وہ کانفرنس ہے جس کے قائد اعظم رہبر عالم محمد خاتمؐ ہیں، یہاں غنی وفقیر، حاکم ومحکوم، چھوٹے بڑے، شریف ورذیل سب یکساں ہیں۔ اس میدان میں سب کو یکساں حقوق ظاہری وباطنی طور پر حاصل ہیں، چشمۂ حیوان شریعت رحمٰن چراغ مصطفوی سے روشنی پاتے ہیں، بارگاہ ایزدی میں درماندگی وعاجزی سے ہاتھ اٹھائے توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ یہ قصوروکوتاہی کا حسین اعتراف ہے، ندامت کی جھلک ہے آنسوؤں کی چھلک ہے۔ یہاں سب افراط وتفریط کی بے چینی لئے دست بہ دعاء ہیں۔

۵۔ یادگار ماضی کا اعادہ: حج کا عظیم الشان اجتماع امم سابقہ کے انبیاء وصلحاء کی یاد دلاتا ہے، خلیل اللہ ابو الانبیاء سیدنا ابراہیمؑ کی یاد تازہ کرتا ہے، ابراہیم علیہ السلام صاحبزادہ اسمعیلؑ کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی تعمیر نو کررہے ہیں'' اذیرفع ابراهیم القواعد من البیت واسماعیل ربّنا تقبل منّا انّک انت السّمیع العلیم'' (سورہ بقرہ، ۱۲۷)۔ جب ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، جس کی تعمیر نوابراہیم علیہ السلام نے کی اور شعائر اسلام اس کے ذریعہ زندہ کرتے ہیں تو امت کے ماضی کو حال سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں، اور وہ حقیقت ذہن نشین ہوجاتی ہے، جس کا ہم دنیا کو پتہ دیتے ہیں کہ طریق اسلام ایک ہے، یہی وہ طریق ہے جسے انہوں نے اپنایا، ہم نے اپنایا۔

ماضی کی یادگار تازہ ہوتی ہے جب صفاومروہ کی سعی کرتے ہیں کہ ہاجرہ نے کیسی دوڑ لگائی ہوگی طفل ناتواں کی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی تلاش میں۔

رمی جمار یاد دلاتا ہے کہ ابراہیمؑ وہاجرہؑ کو جب جب شیطان نے وسوسے میں ڈالنا چاہاتو کس طرح اسے پھٹکارا۔اور یہ سبق بھی کہ اس لعین کی رخنہ اندازی کو ہم بھی پیچھے ڈالتے رہیں صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔

۶۔ میدان حشر کی یاد دہانی: مجمع یوم قیامت کی یاددہانی کراتا ہے، جیسے انہیں کسی نے بلایا ہے کہ وہ دور دراز سے آئے چلے جارہے ہیں لبیک سعدیک کی صدائیں گونج رہی ہیں، سب ایک ہلچل میں حرکت میں جناب رب کی بارگاہ میں تضریع والحاح کررہے ہیں۔احرام کفن کی یاد دلائے جارہا ہے، جب قبر سے نکلیں گے رب کے حضور پیش ہوں گے۔

مشاعر حج ان مقامات مقدسہ میں، میدان عرفات میں دنیا ومافیہا سے بے خبر کردیتے ہیں۔ لذتیں رونقیں دھری رہ جاتی ہیں۔ بن وموسب اللہ تعالیٰ کی جناب میں متوجہ ہوجاتے ہیں کہ بندہ اس مقام یقین کو پہنچ جائے کہ حج چھوٹے میدان حشر کی تعبیر ہے، جس کے ذریعہ بڑے میدان حشر کی تیاری ممکن ہوسکے۔ اور حج کے بعد بندے کی زندگی کا نیا صفحہ کھل سکے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: بخدا جس طرح آپ سوتے ہیں اسی طرح مریں گے اور دوبارہ اٹھائے جائیں گے، جس طرح آپ بیدار ہوتے ہیں۔ اور آپ کا حساب ضرور لیا جائے گا۔ بے شک پھر ابدی جنت ہے یا جہنم۔

حج کے دنوں میں دنیا سے انسان ایک درجہ الگ ہوجاتا ہے کہ وہ جان لے کہ رب سے ملنے کے دن آخرت کے درمیان یہی جان رکاوٹ ہے، جوں روح نکلی، عالم برزخ کی طرف منتقلی ہوئی۔ یہ حج ندامت وحسرت کے دن کی یاد دلاتا ہے کہ جب حاجی گھر لوٹے تو یہ وندامت نہ توڑے، شاہراہ حق پر گامزن رہے اس دن کے آنے سے پہلے جس دن پشیمانی کام نہ آئے گی۔

۷۔ حج جہاد ہے: حج یاد دہانی کراتا ہے کہ مومن کی زندگی جہاد وقربانی اللہ کے احکام کی تابعداری اورامر کی بجا آوری کا نام ہے۔ اسلئے کہ اسلام بایں معنی جہاد ہے کہ کلمہ طیبہ لوگوں کے سامنے پیش کیاجائے، منکر پر تکفیر کی جائے، بھلائی کی تشہیر کی جائے، اسلام کا جھنڈا اونچارکھا جائے، امن کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں کے خاتمہ کیا جائے کہ کاروان امن کی ٹریفک رک نہ سکے۔

اس معنی میں کہ سہولت پسندوں، تن آسانوں اورکاہل وسست انسانوں کی زندگی بے معنی ہے جو دوسروں پر بھروسہ کئے جی رہے ہیں، اور اس دین متین کی نشرواشاعت کی ذمہ داری سے عہدہ برانہیں ہورہے ہیں۔کمزور وناتواں خاتون سیدہ مریم علیہا السلام کی حالت غیر ہے، ولادت کے مشکل ترین مرحلے سے دوچار ہیں، اس سخت گھڑی میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی جگہ بیٹھی رہوتر وتازہ کھجوریں پیش کی جائیں گی بلکہ فرمایا ''وھُزّی الیک بجذع النّخلة تساقط علیک

رطبا جنیا''(سورہ مریم ۲۵)

خلاصہ یہ کہ حج ایسا جہاد ہے جس کے ذریعہ مومن کمالات کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا''لکن افضل الجهاد حج مبرور'' آپؐ نے جہاد کی فضیلت بتائی اور بہترین جہاد حج کو قرار دیا۔مومن کی زندگی سراپا جہاد ہے۔

۸۔دعوت اسلامی کی عالمگیریت : اللہ کے دین کی دعوت عالمی ہے علاقائی نہیں، اس کا مخاطب پورا عالم ہے،''هو الّذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهرهٗ علی الدّین کله (سورہ فتح ۲۸) وما أرسلنک الاّ رحمة للعالمین (سورانبیاء ۱۰۷)

حج کا یہ کارواں عظیم اسلام کی ہمہ گیری کی یاددہانی کرتا ہے کہ اس میں دنیا کے سارے نمائندے شامل ہیں، وہ آتے ہیں کہ منافع کا مشاہدہ کریں، ان بابرکت دنوں میں اللہ کے بابرکت نام کا ورد کریں، ایک دوسرے سے ملیں اور باہم متعارف ہوں''یا ایّهاالنّاس انا خلقنکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللّٰه اتقاکم (سورہ حجرات ۱۳)

دنیائے انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پسند فرمایا، جس پر انسانیت کو کارفرما رہنا چاہئے۔ یہ ہر زمانے اور ہر جگہ چمکنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس نے انسان کی تخلیق کی اسی نے شریعت اتاری ''الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر'' (سورہ ملک ۱۶) اسلام کی خصوصیت وامتیاز ہے کہ یہ تمام نوع بشر کے لئے ہے ،کسی مخصوص جماعت وفرقے کے لئے مخصوص نہیں، کسی خاص رنگ ونسل تک محدود نہیں ہے،''وما أرسلنک الاّ کافّة للنّاس بشیراً ونذیراً (سورہ سبا ۲۸) اور '' قل یا ایهاالنّاس انّی رسول الله الیکم جمیعاً ''(سورہ اعراف ۱۵۸)

اسلام کی عمومیت نہ کسی زمانے تک محدود ہے اور نہ کسی علاقے تک مقصور بلکہ زمان ومکان کی قید سے دور وہ تروتازہ موجود، تغیر وتبدیلی سے محفوظ ، نسخ وتحریف سے بچا ہوا معصوم، تمام ادیان سماویہ کے جوہر کا حامل، شرائع کا محافظ، اس صاف شفاف دستور کے لانے والے محمدؐ خاتم الانبیاء والرسل مہر نبوت ثبت (اصول الدعوة عبد الکریم)

۹۔ روحانی تربیت: حج ایک تربیتی روحانی کیمپ ہے جس کی تاثیر نرالی ہے۔ چند دن اللہ کے حضور میں گذارنے والے حاجی کی دنیا بدل جاتی ہے، جب گھر سے نکلتا ہے طہارت قلب

کے ساتھ نکلتا ہے، روحانی امراض کو پیچھے چھوڑے ہے جب لوٹتا ہے پاکیزہ روح تزکیہ شدہ بلندیوں کو طے کرتا ہوا روحانیت کے اعلیٰ مراتب لئے لوٹتا ہے۔

”اللہ کا حکم ہے، جب حج کی نیت کرو، بیت اللہ کے ارادے سے نکلوتو دل کو پاک کرلو، نفسانیت کو دبادو، فسق وفجور، خونریزی اور بدکلامی سے بچو، واجبات کی تکمیل اس طرح کرو کہ تمہارا رب تمہارے سامنے ہے، ادب واحترام کا دامن نہ چھوٹے، عاجزی و درماندگی طاری رہے، آپ ایسے صاحب اقتدار کی طرف کوچ کررہے ہیں، جس کی حکومت زمین وآسمان پر سب جگہ چلتی ہے، سب اس کے محتاج، اس کے حضور میں عجز وتضرع، خشوع واخلاص، انابت ورجوع، صفائی نیت کی بڑی قدر ہے، وہ ثواب جزیل سے نوازے گا“۔ (مبادی الاسلام المودودی)

۱۰۔ تجارتی منافع کے تبادلے: حج دنیوی فوائد بھی بہم پہنچاتا ہے، تجارتی منافع کا ذریعہ بنتا ہے۔ دنیا کے کونے کونے سے عازمین حج آتے ہیں، کبھی اپنے علاقے کے کچھ سامان ساتھ لاتے ہیں اور اس مقدس دیار میں بیچتے ہیں اور دیارمقدس کے سازو سامان اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، جس کے ذریعہ تجارتی منافع کے تبادلے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو فوائد پہنچتے ہیں، ”لیشهدوا منافع لهم ویذکروا اسم اللّٰه فی ایّام معلومات“ (سورہ حج ۲۸)

اس سالانہ عظیم کانفرنس کے فوائد ونتائج اور ثمرات میں جو انسانی دنیا پر پڑتے ہیں ان میں تجارتی منافع، جدید تکنیک سے واقفیت، نت نئی مصنوعات سے آگہی اور اقتصادی ترقی بھی شامل ہے، حج اس زمانے کی نئی اقتصادی مشکلات کا حل بھی ہے۔ یہ اضافی فوائد ہیں، اصل روحانی واخلاقی تربیت خود اپنی شایان شان ہیں۔

۱۱۔ گناہوں کی مغفرت اور اجر عظیم کی سعادت: حج بڑی عبادت ہے، اس کے بڑے فضائل ہیں، رسول اکرمؐ کا فرمان ہے” الحج المبرور لیس له جزاء الاالجنه“ (احمد وطبرانی) حج ارکان اسلام کا ایک رکن ہے فریضۂ ربانی ہے۔ ارشادحق مجدہ ہے” وللّٰه علی النّاس حجّ البیت من الستطاع الیه سبیلا“ (سورہ آل عمران ۹۷)

عرفات میں قیام کا مقام ومرتبہ یہ ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پہ تجلّی فرماتا ہے اور فرشتوں کو مخاطب فرماتا ہے” اے فرشتو! یہ میرے بندے الجھے بال پراگندہ میرے پاس آئے۔ میری

رحمت کی امید لگائے، میری پکڑ سے لرزاں، اے فرشتو! گواہ رہیو! میں نے ان کی مغفرت کردی۔

حج کی معنونیت کے یہ کچھ نمونے ہیں جو مناسک کی ادائیگی کے وقت ظہور پذیر ہوتے ہیں، یہ ایک درسگاہ ہے، ایک روحانی تربیت گاہ ہے۔ ایک کیمپ ہے جو ایمانی جذبات سے معمور ہے، جو دنیا بدل دیتا ہے اور ایک نئی دنیا سے آشنا کراتا ہے۔ حج مسلم کو نئی زندگی عطا کرتا ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا ''من حج الله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه (بخاری ومسلم)

حج سے واپسی کے بعد مومن کی زندگی میں ایک انقلاب آجاتا ہے، وہ اس انقلاب کو باقی رکھنا چاہتا ہے، صفائی قلب کا خیال ہر آن رکھتا ہے کہ وہ اللہ سے ملنے کے دن گنتا ہے، سنورتا سنوارتا رہتا ہے کہ موت آئے تو ایمان پر۔ اللہ کی محبت اسلام کی محبت رسولؐ اسلام کی محبت، مسلمانوں کی محبت اس کے قلب میں جاگزین ہو۔

استطاعت حج کی تشریح اور جوہری توانائی

من استطاع الیه سبیلا: آیت کریمہ میں وارد استطاعت کی تشریح میں حج کے مناسک کی ادائیگی کے لئے آمد و رفت، مصارف اہل وعیال کے نفقہ وصحت کی استطاعت علماء وماہرین شریعت بیان کرتے ہیں، لیکن قرآن کریم کے کلمات رفیعہ کی وسعت کا احاطہ یہ تشریحات نہیں کرتیں۔ ہم غور کریں تو حج انفرادی فریضہ ہی نہیں بلکہ یہ اجتماعی و عالمی فریضہ ہے، عالمی فریضے کی ادائیگی کے لئے جہاں عالم اسلام کا امن وسلامتی، محبت وخلوص، رحم وایثار اور قربانی کے ہتھیار سے لیس ہونا ضروری ہے، وہیں عالم اسلام کی دفاعی قوت اور ایٹمی توانائی سے مالامال ہونا فرض عین اور فرض کفایہ ہے تاکہ عالم اسلام اپنے پیش کردہ عالمی امن کے فارمولے کو باقی رکھ سکے، اور اگر کوئی اس راہ امن، اس کارواں، اس پیغام امن میں رخنہ اندازی کا ناپاک ارادہ بحری وبری اور فضائی افواج کے ذریعہ کرنا چاہے تو اس کا بھرپور دفاع بقائے امن کے لئے ممکن ہو۔ استطاعت قرانیہ اس عظیم قوت کو بہم پہنچانے کا تقاضا کرتی ہے، اس لئے عالم اسلام کو اس قوت وتوانائی کو حاصل کرنے کی سعی پیہم کرنا مطالبۂ قرآن ہے، قوت وتوانائی وعسکری برتری کے حصول کی فرضیت کے لئے مستقل ارشاد ربانی موجود ہے۔ واعدوالھم من قوۃ۔

اس پہلو سے ایران وپاکستان قابل مبارکباد ہیں اور ہندوستان کا کروڑہا مسلمان شہری بھی

اپنے ملک کی طاقت پر ناز کرتا ہے اس کا درست استعمال فروغ امن میں نمایاں کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے مسرت کی خبر چند روز پہلے آئی کہ متحدہ عرب امارات نے بھی اس طرف پہل کی ہے۔

حج اور نفسیاتی دہشت گردی کا سایہ سوائن فلو

خنزیری بخار یا سوائن فلو ایک ایسی بیماری ہے جس کا وجود ان ہی ممالک میں ممکن ہے جن میں ناپاک ونجس اور حرام گوشت خنزیز کا استعمال رائج ہے، مسلم ممالک اور مسلم آبادی اس عذاب سے دور ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وسائل آمدورفت کے ذریعہ یہ جراثیم مسلم دنیا کے کچھ افراد کو اپنا شکار بنالیں، لیکن ذرائع ابلاغ نے موسم حج سے کچھ پہلے جس طرح اس موذی مرض کی تشہیر کی اور ازہر شریف ودیار مصر کے مفتی اعظم شیخ علی جمعہ نے افتائی مہر ثبت کی پھر عرب ممالک کے مفتیوں نے فتاویٰ دئے، ان سب کے مجموعے نے عازمین حج کو نفسیاتی دباؤ میں مبتلا کیا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ حج جیسے عالمی فریضہ کو نفسیاتی دہشت گردی کا شکار منصوبہ بند طریقہ سے بنایا جارہا ہو طبی تدابیر اپنی جگہ، پر مومن تقدیر پر ایمان رکھتا ہے، اس موہوم بخار کے وساوس سدراہ نہ بنیں۔ عالم اسلام کے مفتیان کرام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ دیکھیں کہ جب کہیں سے ایسا فتویٰ جاری ہوتا ہے جس کی بنیاد وہم وخیال پر مبنی ہوتی ہے تو ایسے وقت میں درست وصواب رائے سے عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔

عالم میں خون مسلم کے بہتے دریا اور عرفات کا پیغام غیرت

ہم زمانے کے دوش پر اڑ رہے ہیں۔ بچی متاع حیات کے سال وسن کاٹ رہے ہیں یا خود زندگی کٹ رہی ہے اور ہمارے اردگرد حوادث کے انبار ہیں، خبر رساں ایجنسیاں شعور ووجدان کو جھنجوڑ رہے ہیں، ہماری ملت ہماری امت کے جوان اس کے شکار ہورہے ہیں، لاشیں تڑپ رہی ہیں، ہم بھلا دینا چاہتے ہیں، خیال کی دنیا میں راہ فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں، حافظہ سے جھٹک دینا چاہتے ہیں لیکن امت کے علماء ومفکرین کی سوچ وفکر اس منفی فکر سے بالکل الگ ہے، ان کے ہاتھ میں اللہ کی کتاب رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔

ذی الحجہ کے ایام قریب ہیں زمانہ کی سلسلہ وار کڑیاں ہمیں انس کے زرین لمحات عبرت کے قیمتی اوقات عرفات کے میدان سے جوڑتی ہیں اور ہمارے کانوں میں رسول اعظم ﷺ کے خطبہ حجۃ

الوداع کے رس گھولتی ہیں اور شعور ووجدان عقل ودماغ کو اپیل کرتی ہیں اور فرماں روا کے فرامین کی سچائی دل میں جاگزین کرتی ہیں۔

اے لوگو! میری بات سنو! اگلے سال تم سے ملوں کہ نہ، میں نہیں جانتا، ممکن ہے یہاں اب ملاقات نہ ہو،

اے لوگو! تمہارے خون تمہارے مال رب سے ملنے تک ایسے ہی حرام (قابل احترام) ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت، اس مہینے کی حرمت، اس مہینے کی حرمت ہے۔''

قائد اعظم رسول اکرمؐ نے خون مسلم کی کس قدر قدر وقیمت بتائی اور انسان کی عظمت واحترام وحقوق انسانی کے تحفظ کو کس بلیغ پیرایہ میں سمجھایا، اور جاہلیت کے برگ وبار کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کے سخت اقدامات کئے، برائی وزیادتی اور ظلم کی ہر شاخ کی بیخ کنی فرمائی کہ تمام مسلم بلکہ عالمی برادری میں امن وامان قائم ہو۔ انسانی حقوق نسبائی حقوق کے تحفظ کے جو اصول ہادی عالم نے عرفات کے منبر سے نشر فرمائے ،اس کی نظیر موجود ہ دنیا کے کسی دستور میں نہیں ملتی اور نہ ملے گی کیونکہ دنیوی احکام دستور وانسانی دماغ کی اپج ہیں اور ہادی عالم کا دیا ہوا دستور فرمودہ ربانی ہے۔

آج اس کے برعکس ''سلام'' امن وسلامتی کے معنی کو یکسر بدل دیا گیاہے۔ جمہوریت وسلامتی کے خوبصورت عنوان کے ذریعہ فساد وظلم پھیلایا جارہا ہے اور جانے انجانے میں عالم اسلام کے کچھ ممالک اس میں ملوث اور طاغوت اعظم کے ہمنوا ہیں۔ دل کی غفلت بڑھ گئی، دنیا کی محبت غالب آ گئی، حلاوت ایمانی کا ذائقہ نہ ملا، نہ اس کی تیاری کی گئی،''**یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ، کبر مقتا عند اللّٰہ ان تقولوا مالا تفعلون**'' (سورہ صف ۲۔۳)

مسلمان دست بہ گریبان

حد یہ کہ مذہبی، مسلکی، مشربی عصبیتوں نے مسلمانوں میں فساد بر پا کیا اور عالم اسلام کے متعدد علاقوں میں خونریزی ہوئی اور ہورہی ہے، یہ جنگیں دین ومسلک کے نام پر لڑی جارہی ہیں، جن سے اسلامی غیرت کو دھچکا لگا، ضمیر مسلمانی افسردہ ہوا۔ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہوتا رہا۔ جبکہ اسلام سے اس کا دور کا واسطہ نہیں۔ یہ خود ساختہ ظلم پر مبنی ذہنیت کی پیداوار اخلاقی بگاڑ پسماندگی وتاریکی کے نتائج ہیں۔ یہ فسادی ذہن آسمانی مذاہب عالمی قوانین کی پروانہیں کرتا جس کے نتیجہ میں انسانی

معاشرہ کا جانی ومالی اقتصادی اور اخلاقی زبردست نقصان ہورہا ہے۔

حیرت واستعجاب اور غم وحزن کے سراپا ہم اس وقت بن جاتے ہیں، جب یہ گروہی مذہبی فتنے بطور کرایہ استعمال ہوتے ہیں اور ایسے حملے کرتے ہیں جس کا شکار بچے، بوڑھے اور عورتیں ہوتی ہیں، جیسے انسان اور کیڑے مکوڑے بلکہ پتھر میں کوئی فرق نہیں۔

ایسے ہی مواقع کے لئے قائد اعظم رسولؐ عالم نے قانون تجویز فرمایا ہے: '' جو گمنام (اندھے) جھنڈے کی قیادت میں لڑے، عصبیت کی بنیاد پر بھڑ کے یا عصبیت کا نعرہ بلند کرے، اور وہ مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگئی، اور جس نے میری امت میں بغاوت کی، نیک وبد کی گردن زدنی کی، مومن کے لحاظ کو بالائے طاق رکھا، اور جن سے عہد و پیمان کئے ہوئے ہے، اس کے تقاضے سے روگردانی کی تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی واسطہ (مسلم)

آج دھرتی پر کیا ہورہا ہے:

آج اس دھرتی پر کیا ہورہا ہے مسلمان مسلمان کو نہیں پہچان رہا ہے اور اس امت کی ہلاکت کا ذریعہ اسی کے افراد بن رہے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا '' ایک دور ایسا بھی آئے گا کہ نہ قاتل کو پتہ ہوگا کہ اس نے کیوں مارا اور نہ مقتول قتل کی وجہ جان پائے گا (مسلم)

ہمارا دور اس فرمان کا مصداق ہے۔ عالمی منظر نامہ سامنے ہے مثال کی چنداں ضرورت نہیں!

عالمی منظر نامہ اور حج:

عالمی منظر نامہ بتاتا ہے کہ کاروان امن کا روان حج کے مقاصد واہداف کے علی الرغم مسلم ملکوں اور مسلم آبادیوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، خون مسلم کی ارزانی بڑھتی جارہی ہے، مسلمانوں کے مقدس مقامات پر مفسد گروہ قابض قبلہ اول مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا دھڑکتا دل صیہونی لابی کے منحوس ناپاک ہاتھوں میں ہے اور اسرائیل کا خنجر قلب مسلم میں گھپا ہوا ہے۔ آہ! آہ! کراہ کی حزین ومہین صدا عالم اسلام سن رہا ہے، یکے بعد دیگرے ملکوں کو طاغوت ہڑپ رہا ہے۔

اتحاد امت ، قیام خلافت واحد حل

عرفات کے خطبۂ نبوی کی گونج آج بھی سنائی دے رہی ہے،عرفات میں خیمہ زن کاروان امن کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح اس میدان میں پر امن ومحفوظ پیغام حق بردار ہیں، اس امن کو عالم میں عام کرے، انسانی خونریزی کے خاتمے،ظلم وفساد کے ازالے کے لئے قدم اٹھائیں، رسول اللہ کے دستورحقوق انسانی کی تقلید کریں، ملت واحدہ ،عقیدہ واحد، کتاب واحد، اللہ واحد،رسول واحد رکھنے وحدت واتحاد کے مضبوط بندھن میں باندھنے کا ماحول سازگار ہو، امت اسلامیہ دنیاوالوں کو انسان اور اس کی عظمت کی طرف متوجہ کرسکے اور دنیاکے ہرگوشہ میں امن وسلامتی قائم ہو اور حج اسلامی وانسانی اتحاد کا مظہر قرار دپائے۔

تجاویز ومشورے:

حج سے پہلے حج کے لئے ذہن ودماغ تیار کرنے کے لئے فعال تربیتی کیمپ کے لگانے کا انتظام بڑے پیمانہ پر کیا جائے۔

عازمین حج ضیوف الرحمٰن کے وقیع مقام پر فائز ان کی رہائش کے بندوبست کوتجارتی نقطہ نظر سے نہ دیکھا جائے۔

حج کی روحانیت کوٹھیس پہنچانے والے تمام اقدامات سے گریز کیا جائے ۔

تمام علوم نافعہ کے ماہرین کے باہمی مباحثہ وتبادلۂ خیال کا نظم سعودی عرب میں کیاجائے۔

حج کے موقع پرجمع وزراء خارجہ مسلم ممالک کی نشست کا اہتمام کیا جائے ۔

ہندوستانی عازمین کی آمدورفت آسان اور کفایتی بنانے کے لئے جہاز کمپنیوں کی خدمات ٹینڈر کے ذریعہ حاصل کی جانے کی راہ ہموار کی جائے۔

حج کونفسیاتی دہشت گردی اور بے جاخوف وہراس سے بچانے کے مثبت اقدامات کئے جائیں۔

انتظامی مصالح کی رعایت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ افراد کو حج کی سعادت حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

حج کی ادائیگی کے نتیجے میں پیداہونے والی کیفیات اور روحانی اثرات کو باقی رکھنے اورعملی

زندگی میں برتنے کے لئے علماء جمعہ کے خطبوں اور دیگر خطابی مواقع کا استعمال کریں۔

بار بار حج وعمرے کرنا کار ثواب ضرور ہے لیکن امت کے حوائج بھی کثیر ہیں اس لئے ترجیحات کے ضابطوں کو سامنے رکھتے ہوئے ذہن سازی کی جائے۔

امور حج سے متعلق غور وفکر کرنے والے ادارے، افراد اور ممالک قابل ستائش ہیں، میزبان سعودی عرب لائق تشکر خوب سے خوب تر کی تلاش محمود وللہ الحمد۔

☆☆☆